السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

والدہ کی میت کو اس کے بیٹے نے غسل دیا، باوجویکہ اس کے بیٹے کی بیوی موجود تھیں، ایسی صورت میں بیٹے نے ماں کو غسل دینا شرعاً جائز ہے یا نہیں؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

سبل السلام میں ہے:

واما فی الاجانب فانہ اخرج ابو داوٗد فی المراسیل من حدیث ابی بکر بن عیاش عن محمد بن ابی سہل عن مکحول قال قال رسول اللہ ﷺ اذا ماتت المرأة مع الرجال لیس فیھم امراة غیرھا۔ والرجل مع النساء لیس معھن رجل غیر فانھما)) یتیمان ویدفنان وھما بمنزلة من لایجد الماء انتھیٰ محمدن سہل ھذا ذکرہ ابن حبان فی الثقات وقال البخاری لایتابع علی حدیثہ وعن علی علیہ السلام قال قال رسول اللہ ﷺ لا بتر زفخذک ولا تنظر الی فخذحی ولا میت رواہ ابو داوٗد وابن ماجہ فی (اسنادہ اختلاف)) (ص ۱۹۳

یعنی مکحول رحمہ اللہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب عورت مرجائے اور کوئی دوسری عورت وہاں نہ ہو یا مرد مرجائے اور کوئی دوسرا مرد وہاں نہ ہو تو تیمم کرکے وفن کردیے جائیں اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کو رسول ''اللہ ﷺ نے فرمایا اپنی ران ننگی نہ کر اور کسی کی ران کی طرف نہ دیکھو خواہ زندہ ہو یا مردہ۔''

اس سے معلوم ہوا کہ خاوند بیوی کے سوا کوئی مرد عورت کو اور کوئی عورت مرد کو غسل نہ دے جس شخص نے ماں کو غسل دیا ہے اُس نے بہت برا کیا۔

(عبد اللہ امرتسری روپڑ) (فتاویٰ اہل حدیث روپڑ ۲ ص ۴۴۵)

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ علمائے حدیث

جلد 05 ص 47

محدث فتویٰ